سوال

شوہر نے اپنے گھر والوں کے دباؤ اور سسرال والوں سے جھگڑے کے بعد ایک ہی نشست میں تین طلاقیں دے دیں۔ ایک گھنٹے بعد ہی جب اس کے گھر والوں نے بتایا کہ تم نے طلاق دیدی ہے، تو اس نے کہا مجھے تو یاد ہی نہیں ہے۔ واضح رہے کہ جس وقت طلاق دی گئی اس وقت میاں اور بیوی حالت جنابت میں تھے۔ شوہر اب رجوع کرنا چاہتا ہے، میاں بیوی کی حیثیت کا تعین کردیں، کیا وہ دونوں ساتھ زندگی گزار سکتے ہیں؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

انسان کو چاہیے کہ وہ شادی کرنے سے پہلے نکاح و طلاق کے مسائل سے بخوبی آگاہی حاصل کرے، تاکہ اسے نکاح و طلاق کی شروط، آداب، خاوند اور بیوی کے حقوق و فرائض، طلاق دینے کا شرعی طریقہ اور اس سے متعلقہ تمام احکامات کا علم ہوسکے اور وہ اپنی ازدواجی زندگی شرعی احکامات کے مطابق گزار سکے۔

ہر گھر میں تھوڑی بہت رنجشیں، غلط فہمیاں پیدا ہوتی رہتی ہیں، ان کو آپس میں مل بیٹھ کر حل کرنے اور سلجھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ایک عقل مند انسان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ ذرا سی بات پر اتنا غصے میں آجائے کہ منہ سے طلاق کا لفظ نکال کر خاوند اور بیوی کے مقدس رشتے کو ختم کردے۔

اس لیے اگر خاوند اور بیوی کا آپس میں کسی بات پر جھگڑا ہوجائے تو اسے آپس میں حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، یا دونوں خاندانوں کے افراد مل کر اس پریشانی کا حل نکالیں۔
جب تمام کوششوں کے باوجود رشتہ نبھانا ممکن نہ ہو تو اسلام نے خاوند کو طلاق کے ذریعے اس رشتے کو ختم کرنے کا اختیار دیا ہے۔

شریعت میں بیوی کو ایک وقت میں ایک سے زائد طلاقیں دینا ناجائز اور حرام ہے۔ سوال میں مذکورہ صورت حال میں خاوند نے اپنی بیوی کو ایک ہی وقت میں تین طلاقیں دی ہیں جو کہ خلاف سنت ہے۔ اسے چاہیے کہ اللہ تعالی سے اپنے گناہ کی معافی مانگے۔

اگر کوئی انسان ایک ہی وقت میں ایک سے زائد طلاقیں دے دے تو وہ ایک ہی شمار ہوگی، لہذا اگر خاوند نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں اور اس موقع سے پہلے کبھی طلاق نہیں دی، تو بیوی کو ایک طلاق واقع ہوچکی ہے اور خاوند کو عدت کے دوران رجوع کا حق حاصل ہے؛ کیوں کہ نکاح کے مضبوط بندھن کو شریعت نے یک لخت ختم نہیں کیا بلکہ تین طلاق کا سلسلہ اور پھر ان میں سے پہلی دو کے بعد سوچنے اور رجوع کرنے کا موقع دیا ہے تاکہ گھر ٹوٹنے سے بچ جائے۔

عدت گزرنے کے بعد نئے سرے سے نکاح ہوسکتا ہے، جس میں ولی، گواہ، حق مہر، عورت کی رضامندی ضروری ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً (صحیح مسلم، الطلاق: 1472)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے پہلے دو سال تک (اکٹھی) تین طلاقیں ایک طلاق ہی شمار ہوتی تھیں۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے طلاق کے ناجائز طریقے کی روک تھام کے لیے ایک سیاسی فیصلہ کیا تھا کہ جس نے اکٹھی تین طلاقیں دے دیں ہم اسے نافذ کردیں گے، یہ وقتی سیاسی فیصلہ تھا، شرعی نہیں تھا۔ (حاشية الطحطاوي على الدر المختار: 2/105).

واضح رہے! وہ عورت جسے باقاعدگی سے ماہواری آتی ہے اس کی عدت کی مدت تین حیض ہے، یعنی طلاق کے بعد اگر عورت کو تین مرتبہ حیض آجائے اور وہ تیسرے حیض سے پاک ہوجائے تو اس کی عدت ختم ہوجائے گی۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے :

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ (البقرۃ: 228).

اور وہ عورتیں جنہیں طلاق دی گئی ہے اپنے آپ کو تین حیض تک انتظار میں رکھیں۔

وہ عورت جس کو ماہواری آنا بند ہوگئی ہے، یا عمر کم ہونے کی وجہ سے ابھی آنا شروع ہی نہیں ہوئی، ان کی عدت تین قمری مہینے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے :

وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ. (الطلاق: 4)

اور وہ عورتیں جو تمہاری عورتوں میں سے حیض سے ناامید ہوچکی ہیں، اگر تم شک کرو تو ان کی عدت تین ماہ ہے اور ان کی بھی جنہیں حیض نہیں آیا۔

اگر عورت حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے :

وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ. (الطلاق: 4)

اور جو حمل والی ہیں ان کی عدت یہ ہے کہ وہ اپنا حمل وضع کردیں۔

اگر شوہر کا طلاق کے معاملے میں بیوی سے اختلاف ہوجائے، یعنی اگر شوہر طلاق سے انکار کرے اور بیوی کہے کہ شوہر نے طلاق دے دی ہے، تو شوہر کی بات کو ترجیح دی جائے گی کیونکہ اصل یہی ہے کہ نکاح باقی ہے۔ لیکن اگر عورت گواہ پش کردے، وہ گواہی دیں کہ شوہر نے طلاق دے دی ہے تو پھر طلاق ہوجائے گی، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ (صحیح الجامع: 2897).

دعوی کرنے والا دلیل دے گا (اگر اس کے پاس دلیل نہ ہو تو) جس کے خلاف دعوی کیا گیا ہے وہ قسم اٹھائے گا۔

سوال میں مذکور صورت حال میں شوہر کہہ رہا ہے کہ مجھے یاد نہیں، اس لیے جس کو یاد ہے اس کی بات کا اعتبار کیا جائے گا اور ایک طلاق واقع ہوچکی ہے۔ خاوند کے لیے عدت کے دوران رجوع کرنے کا حق ہے، عدت گزرنے کے بعد نئے سرے سے نکاح ہوسکتا ہے، جس میں ولی، گواہ، حق مہر، عورت کی رضامندی ضروری ہے۔

واضح رہے کہ خاوند اور بیوی کے جنابت کی حالت میں ہونے کی وجہ سے طلاق کے احکامات میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

شیخ عطاء الرحمن علوی